

جلد ۲۲ شماره ۲۰
ایڈیٹر: محمد حفیظ بقا پوری — نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر۔

زرا اشتراك

مالک غیر ۱۰ روپے

مالک غیر ۲۰ روپے



۴ اکتوبر ۱۹۷۳ ع

۴ اثناء ۱۳۵۲ ہجری

۶ رمضان المبارک ۱۳۹۳ ہجری

خُصُوصِيَّةٌ مَقَالَهُ

امریکہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فلم بنانے کا دلآزار فیصلہ

امریکی فلم کمپنیوں کا مکروہ اقدام عالم اسلام کیلئے بالعموم اور اسلامی ممالک کی غمیت کو بالخصوص کھلا پہنچ

انقر نامے کے بموجب اس فلم کو بیس ملکوں میں فارسی سمیت کئی زبانوں میں تقسیم کیا جائے گا۔
۶۰ لاکھ ڈالر (۵۰ کروڑ روپے) کی لاگت سے یہ فلم "محمد پیغمبر خدا" کو لبنان،
کویت، بحرین اور مراکش کی ٹیمیں مشترکہ طور پر تیار کریں گی۔ مشہور لبنانی ڈائریکٹر
مصطفیٰ عقاد فلم کے ٹیکنکل پہلو کی نگرانی کریں گے۔

مناظر کی تفصیل بہت مباحثہ کے بعد طے پائی۔ اور اس کی منظوری لبنانی اعلیٰ شیعہ کونسل
اور قاہرہ کی جامعہ ازہرنے دے دی ہے۔ (توقی آواز لکھنؤ ۳۰/۲۲)

اس کے چند روز بعد روزنامہ الجلیتہ دہلی میں سفیر سعودی عرب کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی کہ حکومت
سعودی عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ اور سیرت طیبہ کے بارے میں قابل اعتراض
فلم کی شوٹنگ کی ہرگز اجازت نہ دے گی۔ (روزنامہ الجلیتہ دہلی ۳۰/۲۹ ص ۱)

دونوں خبروں کے یحتمل مطالعہ سے جہاں یہ امر واضح ہو گیا کہ سعودی عرب کے ساتھ ساتھ اب
حکومت مصر نے بھی اس فلم کی تیاری سے بیزاری اور لائقیت کا اظہار کیا ہے وہاں امریکہ میں اس فلم
کے بنانے کا فیصلہ اور امریکی فلم کمپنیوں کا عملی اقدام بڑا ہی کرب انگیز ہے۔ ہائے افسوس! عالم

اسلام کو یہ روز بد بھی دیکھنا نصیب تھا کہ ایک فلم ایگزٹ ہمارے عزیزان اور محبوب ترین ہستی
کا سوانح بھر کر فلمی سکریں پر نمودار ہو۔!! یا لھفنا و لھف المسلمین!! اس
خبر کو سن کر ہمارے ہر پارہ پارہ ہوا جاتا ہے اور دل خوز کے آسور رہا ہے۔!! اسواں پیدا

ہوتا ہے کہ عالم اسلام باوجود عر دی کثرت کے آج اس قدر بے وقعت کیوں ہو گیا؟ اور مسلمانوں
کی اپنے جیب سے عشق و محبت کی آگ آج اس قدر سرد کیوں پڑ گئی کہ ان کی ناک کیسے ایسی
سکیم عمل میں لائی جانے لگی ہے۔ زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ "کیہان" کی خبر کے مطابق اس

فلم کی تیاری میں بعض اسلامی ممالک حصہ لے رہے ہیں۔ انشاء اللہ و ائنا الیہ راجعون۔
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے پڑاؤ سے

عالم اسلام کے لئے یہ خبر نہایت درجہ دلآزار اور قتل و اضطراب کا باعث ہوگی کہ امریکہ میں
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ پر ایک فلم بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ روزنامہ
الجمیۃ میں شائع ہونے والی ۲۵ ستمبر کی خبر کے مطابق:۔

"اس بات کا انکشاف نئی دہلی کے مصری سفارت خانے کے ایک اخباری بیان سے
ہوتا ہے جو آج یہاں جاری کیا گیا ہے۔ حکومت مصر نے اس فلم میں ہر طرح کی معاونت
منوع قرار دیا ہے۔

بیان میں بتایا گیا ہے کہ فلم کا نام "پیغمبر خدا" ہے اور امریکی ایگزٹ چارٹن ہوسٹن
کو پیغمبر خدا حضرت محمد صلعم کا کردار ادا کرنے کی پیشکش کی گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے
کہ عرب جمہوریہ مصر کے نائب ڈاکٹر محمد عبدالقادر حاتم نے ایک فرمان جاری کر کے مصر
کی جانب سے پیغمبر اسلام حضرت محمد کی فلم کی تیاری میں جو کچھ امریکی کمپنیاں تیار کرنے

کا ارادہ رکھتی ہیں معاونت منوع قرار دے دیا ہے۔"
(روزنامہ الجلیتہ دہلی ۲۷ ستمبر ۱۹۷۳ ص ۱)

یہ ہے کرب انگیز خبر۔ اس خبر میں جہاں یہ بات اطمینان بخش ہے کہ حکومت مصر نے خبر ملتے
ہی اس کے خلاف ضروری اقدام کیا اور اس کی معاونت منوع قرار دے دی۔ وہاں یہ خبر انتہائی
دل آزار ہے کہ امریکہ میں اس طرح کی فلم بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور اس خبر کو سنتے ہی ہر سچے

مسلمان کے خون کا رگوں میں بھجھ ہو جانا اور اس کے دل کا نہایت درجہ بے چین اور مضطرب ہو جانا
ایک قدرتی امر ہے۔

آج سے دو ماہ قبل یہ بات ایران کے دارالسلطنات طهران سے شائع ہونے والے اخبار
کیبھات کے انٹرنیشنل ایڈیشن میں جو انگریزی زبان پر غالباً ہفتہ وار شائع ہوتا ہے، خبر کی
صورت میں شائع ہوئی (روزنامہ سہ ماہی جدید کانپور ۲۵/۲۵) اور ہندوستان کے مختلف اخباروں
نے نقل کیا۔ چنانچہ لکھنؤ، کانپور اور دہلی سے شائع ہونے والے بعض اخبارات نے تراشے تو

اب تک ہمارے پاس محفوظ نہیں۔ انہی میں روزنامہ توقی آواز لکھنؤ ہے جس کے پہلے صفحہ پر یہ
خبر بعنوان پیغمبر اسلام سے متعلق فلم "چار مسلم ملک تیار کریں گے" ان الفاظ میں شائع ہوئی:۔
"تہران ۲۱ جولائی۔ "کیہان" (انٹرنیشنل ایڈیشن) کی اطلاع کے بموجب پیغمبر اسلام
حضرت محمد صلعم کی سیرت سے متعلق ایک فلم کے بارے میں اقرار ناموں پر دستخط ہو گئے ہیں

امریکہ اور مغربی ممالک کے فلم زدہ لوگوں کو تو شاید اس کی کراہت و ممانعت کا احساس ہی نہ ہو۔
اس لئے کہ سبھی ممالک میں اپنے مذہبی رہنماؤں حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ (جن کے متعلق ان ممالک کے مذہبی
مناظر یہ ہیں ابن اللہ ناک کا درجہ دیا جاتا ہے) کے متعلق فلم سازی دھڑکتے سے ہوتی رہتی ہے۔
(باقی ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۶ پر)

اخبار احمدیہ

قادیان ۳۰ ستمبر (مکتبہ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نڈن سے محترم صاحبزادہ مرزا اسیم احمد صاحب کی آمد ناظر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نڈن کے دورانی عمر اور مقام عالیہ میں فائز انعامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شامل حال فرمائے۔

☆ مخرم صاحبزادہ مرزا اسیم احمد صاحب اللہ تعالیٰ تاحال انگلستان تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا ہر طرح حافظہ ناصر ہو اور غیر دعا و عافیت کے ساتھ واپس لائے آمین۔

☆ سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا اسیم احمد صاحب مع جملہ بچکان کے بفضلہ تعالیٰ حیرت میں اللہ اللہ۔

☆ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ حیرت میں ہیں۔

مقامی طور پر قادیان میں مورخہ ۲۹ ستمبر (مکتبہ) سے رمضان المبارک کا آغاز ہوا۔ رمضان کے سلسلہ میں مفصل خبر دوسری جگہ ملاحظہ ہو۔

فتح قربانیوں کے پیچھے دوڑی ہوئی آتی ہے

اس زمانہ میں احمدیت کے قیام کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ اسلام کو روحانی طور پر ساری دنیا میں غلبہ حاصل ہو۔ سیدنا حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں بڑی ہی ایمان افروز وضاحت کے ساتھ اس عظیم الشان مقصد کو نہ صرف بیان فرمایا ہے بلکہ اس مقصد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے برکت و وعدوں کو طوطی و سنسکرت کے اس عظیم مقصد کو ہمارے لئے اس قدر یقینی بنا دیا ہے کہ ہمیں اپنے وجود پر تو شبہ ہو سکتا ہے، اسلام کے اس عالمگیر مقصد پر شبہ نہیں ہو سکتا جو احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے۔ بلکہ یہ نظر غنیمت دیکھا جائے تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ یہ عظیم الشان اور بظاہر مشکل کام اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور ہمیں جماعت احمدیہ کو صرف حصول ثواب کے لئے ایک ذریعہ اور آلہ کار بنایا ہے۔ اور اس جماعت کی خوش بختی میں کسی شبہ ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ کا ہتھیار بن جائے۔ اس ساری قدرتوں والے مالک کے ہاتھ کا ہتھیار جس کے ایک لفظ "کن" کہہ دینے سے زمینیں صفحہ ہستی پر نمودار اور تختہ زمین سے ناپید ہو جاتی ہیں۔ سیدنا حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ

بمفقت این اجر نصرت راد ہندت لے انجی ورنہ
فضائے آسمان امت این بہر حالت شود پیدا

اس سے صاف ظاہر ہے کہ غلبہ اسلام کسی انسان کا دُور از کار تصور نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے اور ایک آسمانی قضا ہے جسے ہر حالت میں پروردہ غیب سے منصف شہود پر آنا ہے۔ اور اس کی راہ میں جتنی بھی مشکلات اور روک تھام ظاہر ہوں نگاہوں کو نظر آ رہی ہیں وہ ایک دن بہر حال دُور ہو کر رہیں گی۔

یہ وہ عظیم الشان مقصد تھا جس کے لئے حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محنت ہوئی۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور زبردست نشانوں اور مقبول کو گر مادیے والی قوت قدسیہ کے ساتھ ایک ایسی جماعت تیار کر دی جو سارے عالم اسلام میں سے ان چنییدہ افراد پر مشتمل تھی جن کے قلوب کا گہرائیوں میں اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے کے ولولے انگیزانیاں لے رہے تھے۔ وہ دور دراز سے آئے اور اس زمانہ کے مامور کے قدموں پر اپنا سب کچھ نثار کر دیا۔

ایک جماعت تیار ہو گئی۔ خدا کے ہاتھ کا ایک بیج زمین میں بویا گیا۔ اور اس نے بظاہر اس تختہ زمین پر لیکن بر باطن آسمانی پانیوں کے سیراب ہو کر پینٹا شروع کر دیا۔ مخالفوں کے طوفان اُٹھتے رہے، حوادث کی آندھیاں چلتی رہیں۔ اعدائے حق نے بھی انفرادی طور پر اور کبھی مسالمتاً واحد بن کر اس بیج کو مسل کر نابود کر دینا چاہا لیکن خدا کے ہاتھ کے لنگڑے ہوسے بیج کو جھلا کون مسل سکتا تھا۔ وہ بیج بڑھا اور ایک درخت بن گیا۔ اور بالاتر اللہ تعالیٰ کے نوشتوں کے مطابق وہ وقت موعود بھی آئی پہنچا جب اس درخت کی غلیں کاٹ کر اُسے ساری دنیا میں پھیلایا جانا تھا۔ اور یہ وہی وقت تھا جب احمدیت کے مخالفین نے ہر جہاں اطراف سے نوع در نوع، لشکر و لشکر اُٹھ کر احمدیت کے خلاف حملے شروع کر دیئے۔ اور بڑے بلند بانگ و عودوں کے ساتھ انہوں نے اپنی طرف سے خدا کے ہاتھ کے لگڑے ہوسے بیج کو اکھاڑ پھینکنے میں کوئی ذلیفہ فروگزاشت نہ کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی زبردست تقدیر اندر ہی اندر اپنا حکم کرتی رہی۔ اور احمدیت کو وہ بطل جلیل طاب جسے آسمان پر مصلح موعود کہا گیا تھا، جسے بے حد و حساب توہین عطا کی گئی تھیں، اور جسے ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا گیا تھا، اور جس کی دُور بینی اور ذر ذر نگاہی مستقبل کے دبیز پردوں کو چیرتی ہوئی نکلی جاتی تھی۔

آپ نے جب دیکھا کہ جماعت کے مخالفین پوری مستندی کے ساتھ جماعت کو مٹا دینے پر تُل گئے ہیں۔ اور حکومت کا ایک طبقہ بھی مخالفین کی پشت پناہ بنا ہوا ہے تو آپ نے نور آسمانی سے مستفیر ہو کر جماعت کی ترقی کی منزل پر اپنی اولوالعزمی کے چراغ اس شان کے ساتھ روشن کئے کہ مخالف قوتوں کے زعمے میں آئی ہوئی جماعت کو منزل کے نشانات صاف دکھائی دینے لگے۔ آپ نے اپنے ولولہ انگیز خطبوں اور دلوں کی گہرائیوں میں اتر جانے والی تقریروں کے ذریعہ جماعت کے دلوں کو گرما کر قربانی کے بلند مقام پر کھڑا کر دیا۔ اور تحریک جدید کے نام سے ایک

تحریک جاری فرمائی جس کے تحت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ احمدیہ جماعت نے شیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عظمت کے لئے اور ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے عظیم الشان کام کے لئے قربانیوں کا وہ معیار قائم کیا کہ آج ساری دنیا اس کا اعتراف کر رہی ہے۔

آپ نے تحریک جدید کی تعریف مختصر الفاظ میں یوں فرمائی کہ :-
"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے
ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔
ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو
ہلا دیں۔ اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

اور حق یہ ہے کہ جماعت نے ہجرت انگیز رنگ میں ان ضرورتوں کو پورا کیا۔ جماعت نے اپنی تمام دیوبند ضرورتوں کو محض خدا کی خاطر پس پشت ڈال کر کر وڑوں روپے کے ڈھیر لپٹے آقا کے قدموں میں ڈالی دیئے۔ اور جماعت کے بی۔ اے اور ایم۔ اے نوجوان جذبات کی بے پناہ قربانی کرتے ہوئے چالیس چالیس ماہوار تنخواہ پر دُنیا کے دُور دراز ملکوں میں زبان پر خیر و محمد کا نام اور ہاتھوں میں اسلام کی داعی اور عالمگیر تعلیم یعنی قرآن کریم لے کر نکلی گئے۔ اور صبر و رضا اور آن تھک محنت اور دعاؤں کے ساتھ دُنیا کی مختلف آبادیوں میں اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

جماعت کی یہی وہ اجتماعی قربانیاں تھیں جنہیں آسمانی تائید و نصرت حاصل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حاصل ہوئی جو سیدنا حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کو ملے تھے کہ :-
"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اور ساری جماعت خدا کے فضل سے اس یقین پر قائم ہو گئی کہ اس کی قربانیاں بارگاہِ الہی میں مقبول ہوگی ہیں۔ الحمد للہ۔ اور آج ہم بڑے فخر کے ساتھ یہ کہتے ہیں جی جی صاحب ہیں کہ احمدیت بہر سورج غروب نہیں ہوتا۔ لیکن ابھی جماعت کے سامنے ایک بہت بڑا کام ہے۔ اور قربانیوں کا راستہ بڑا طویل ہے۔ آپ نے علی وجہ البصیرت دیکھ لیا کہ آپ کی قربانیاں بھل لاری ہیں۔ اسی یقین پر قائم رہ کر قربانیاں کرتے چلے جائیے اور اس کے ساتھ ہی یہ یقین رکھئے کہ فتح قربانیوں کے پیچھے دوڑی ہوئی آتی ہے۔

اب تحریک جدید کا تیس سال شروع ہو رہا ہے۔ ہم نے تحریک جدید کے درخت کو بھل دیتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔ اپنی قربانیوں کی بارگاہِ الہی میں مقبولیت کو دیکھ لیا ہے۔ ہم نے تحریک جدید کے ذریعہ ترقی کی بہت سی منازل طے کر لی ہیں۔ اب ہمارا فریضہ ہے کہ اپنے جذبہ قربانی کو اور بھی تیز کر کے دین اسلام کی سر بلندی کے لئے قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اس وقت تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے آکر اللہ تعالیٰ کی توحید کے ترانے گانے لگے۔ ساری قدرتوں والے خدا کے وعدے ہمارے ساتھ ہیں اور جس جماعت کی پشت پر خدا اور رسول کھڑے ہوں اس کی کامیابی میں کسی شک ہو سکتا ہے!!
(ف۔ ا۔ گ)

درخواست دعا: میرے بیٹے عزیز محمد یوسف اسلم غوری کی دونوں آنکھوں کا آپریشن مورخہ ۳۰ اگست کو کامیاب طور پر ہو گیا ہے۔ آپریشن کے بعد بھی علاج جاری ہے۔ جملہ احباب جماعت عزیز موصوف کی آنکھوں کے صحیح طور پر رہنے اور صحت و سلامتی اور درازی اور خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔
خاکسار: محمد احمد غوری مالک کوہ نور پور ٹنگ پریس حیدرآباد۔

آج دنیا کو تباہی اور ہلاکت سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق جماعت احمدیہ سوا اورنی اللہ کا نہیں ہے

جدوجہد اور مسابقت کی دوڑ میں ہم نے دنیا سے آگے بھی نکلنا ہے اور اس کے لئے ایک مثال بھی قائم کرنی ہے

ہمیں چاہیے کہ آگے بڑھیں اور اپنی کوششوں کے نیک نتائج حاصل کرنی کوشش کریں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۱ ظہور ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۳ اگست ۱۹۷۲ء بمقام مسجد فضل لندن

ان کی تفصیل میں جائیں تو سود اور انشورس کا رویہ ان کاموں پر خرچ ہوتا ہے پیرانے زمانے میں انشورس کمپنیاں ہی جنگیں کروایا کرتی تھیں۔ اب حالات بدل گئے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہر عقلمند ہی کہے گا کہ وہ رقم جو خیر پر خرچ ہونی چاہیے تھی۔ اس کی بجائے بدی پر منبج ہونے والی تحقیقوں پر خرچ ہو رہی ہے۔

دوسری یہ چیز نمایاں ہے کہ اس عظیم جدوجہد اور کوشش کا نتیجہ بجائے بھلائی کے انسان کے لئے فکر اور خوف کا باعث ہو رہا ہے۔ اور یہ خطرہ پیدا ہو رہا ہے کہ انسان خود کوشی کر کے کہیں اپنی ہلاکت کے سامان پیدا نہ کر لے۔ قرآن کریم نے اس آیت میں جو میں نے پڑھی ہے۔ ہمیں بتایا ہے کہ مجرد مسابقت بُری نہیں۔ لیکن مسابقت وہ ہونی چاہیے جو خیر کا باعث ہو۔ خیر کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے وہ دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ یعنی وسائل نیک ہوں اور نتائج بھی نیک اور بھلائی کے ہوں۔

اس دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ایسی دوڑ جاری ہے کہ

انسانی تاریخ

میں ایسی کوئی مثال پہلے نظر نہیں آتی۔ اس دنیا میں جماعت احمدیہ کو دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اگر احمدیت نے کامیاب ہونا ہے اور اسلام نے غالب آنا ہے تو جماعت احمدیہ کو اس مسابقت میں آگے نکلنے کی کوشش میں ایسی شدت اور حُسن پیدا کرنا پڑے گا کہ کامیابی بھی ہو اور دوسروں کے لئے راہنمائی بھی ہو۔

ہماری جدوجہد ۸۰ سال سے شروع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کے لئے مجھے مبعوث کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح میں جمال لے کر دنیا کی طرف آیا ہوں۔ میرے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توت قدسیہ کے نتیجے میں جمالی تجلیات دکھا کر بنی نوع انسان کو اپنی طرف اور اپنی رستا اور محبت کی طرف کھینچا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تین صدیاں ابھی نہیں گزریں گی کہ میں اپنے مشن اور مقصد کو حاصل کر لوں گا۔ اور اسلام اس کوشش کے نتیجے میں اللہ

تَشْهَدُ تَعُوذُ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ فَاسْتَبِقُوا الْجَنَابَاتِ کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا :-

اس زمانے میں مختلف اقوام ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جو کوشش کر رہی ہیں۔ اس سے قبل اس قسم کا نظارہ انسانی تاریخ میں ہمیں نظر نہیں آتا۔ اور جب اس مسابقت کی دوڑ پر

تفوقے کی نگاہ

سے غور کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں جو ذرائع اور وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے بعض نیک۔ جائز اور حلال وسائل نہیں۔ اسی طرح جس نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ بھی خیر اور بھلائی کا نتیجہ نہیں۔ یعنی اس کے نتیجے میں نوع انسانی کے لئے کسی قسم کی بھلائی، اصلاح، نیکی یا خوشحالی مد نظر نہیں۔

دنیا نے آج جس قدر جدوجہد اٹامک ریسرچ کے میدان میں کی ہے جس کے نتیجے میں اٹامک اور ہائیڈروجن بم بنائے ہیں۔ اتنا بڑا سرمایہ جہاں تک مجھے علم ہے کسی اور تحقیق پر انسان نے خرچ نہیں کیا۔ اس وقت بعض ایسے ممالک بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اس وقت تک جو ہم انہوں نے بنائے ہیں وہی کافی ہیں۔

مزید بموں کی ضرورت نہیں اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر بعض دوسرے ممالک کو تحقیق سے روک سکیں تو پھر اس دوڑ کو جہاں تک وہ پہنچ چکے ہیں ختم کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں انہیں کامیابی نظر نہیں آرہی۔ ایٹم بم جو بن چکے ہیں، اس جدوجہد کی دو شکلیں نکل سکتی ہیں۔ یا یہ بم استعمال کر لئے جائیں یا انسان کوئی ایسا طریقہ سوچے کہ ان کے استعمال کی ضرورت نہ پڑے۔ تیسری کوئی صورت مطلقاً ممکن نہیں۔ اگر استعمال ہوں گے تو اس کے نتیجے میں انسان پر بڑی تباہی آئے گی۔ اور اگر استعمال نہیں ہوں گے اور خدا کرے کہ استعمال نہ ہوں تو وہ عظیم سرمایہ جو انسان نے ان پر خرچ کیا کالی طور پر ضائع ہو جائے گا۔

اگر یہ سرمایہ ان بد ہتھیاروں پر خرچ نہ ہوتا تو انسان کی ضروریات پر خرچ ہو سکتا تھا۔ پس دو چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ جو ذرائع ہیں وسائل میں وہ صالح اور طیب اور حلال نہیں۔ مثلاً جو قوم تہذیب کی جاتی ہیں کہ ماہرین اقتصادیات

پس ایک قطرہ پالینے کے بعد دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ سارا سمندر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ آگے بڑھیں اور اپنی کوششوں کے نیک نتیجے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہماری ابتداء ہلکی چال سے ہوئی پھر اس میں وسعت پیدا کرنی شروع ہوئی۔ اب اس میں تیزی پیدا ہو رہی ہے ہماری تحریک نے بڑا کام کیا ہے۔

۳۷ سالہ جدوجہد

اور کوشش کے نتیجے میں جماعتِ ملی قربانی میں اگرچہ اور بھی بہت سے پہلو ہیں، جس مقام تک ۱۹۶۵ء میں پہنچی تھی گذشتہ سات سال ہمارے زمانہ خلافت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترقی ۲ گنا بڑھ گئی ہے۔ گویا جہاں ۳۷ سالہ کوشش پہنچی تھی سات سال میں اس سے ۲ گنا زیادہ ہو گئی ہے۔ یہ صرف ملی قربانی کا مثال میں دے رہا ہوں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک پہلو ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اسلام کے غلبے کے لئے آپس میں کوششیں آجایا ہوا ہوں ہم دیکھ رہے ہیں اور نوجوان نسل کو دیکھنا چاہیے کہ کیا تھا اور کیا ہو رہا ہے۔

نیک نتائج کے لئے نیک ذرائع کو اختیار کر کے بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر نہ صرف انگلستان، امریکہ، روس، چین، جاپان بلکہ تمام دنیا کی مجموعی کوششوں کے مقابلے پر اس جدوجہد میں آگے نکلنا ہے۔ یہی خدا کا منشاء ہے اور یہی مطالبہ ہے جو جماعتِ احمدیہ سے کیا جا رہا ہے۔

زندگی کے ہر میدان میں

ہم نے دنیا کے مقابل پر آنا ہے۔ اس سے ڈرنا نہیں۔ اور دعاؤں کے ذریعہ نیکی اور بھلائی کے وسائل کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جذب کرنا ہے۔

میں پورے زور سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس جدوجہد اور مسابقت کی دوڑ میں آپ نے ان سے آگے بھی نکلنا ہے۔ اور دنیا کے لئے ایک مثال بھی قائم کرنی ہے۔ اگر آپ آگے نکل جائیں تو دنیا کا ایک حصہ آپ کی تعریف تو کرے گا لیکن آپ کے نقش قدم پر نہیں چلے گا۔ لیکن جب یہ مسابقت اور جدوجہد ایک حسین شکل اختیار کرے گی تب دنیا آپ کی طرف متوجہ ہوگی۔ کیونکہ حسن میں ایک کوشش ہے۔ اس طرح دنیا اس تباہی سے بچ جائے گی جس تباہی کے سامان اپنی غفلتوں اور جہالتوں کی وجہ سے وہ پیدا کر رہی ہے۔ دنیا آپ کے پیار کو دیکھ کر اس پیار کو حاصل کرے گی جس پیار کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ آج دنیا کو تباہی اور ہلاکت سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق آپ کے سوا اور کوئی آلہ کار نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ نے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ آپ کے ذریعے تمام عالم ہو۔ اسلام کوئی تلوار تو نہیں۔ اسلام کے غلبے کا مطلب یہ ہے کہ انسان بحیثیت انسان مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے پیار اور رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔

خدا ایسا کرے کہ ہم اس حقیقت کو سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ساری دنیا پر غالب آجائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ تین صدیاں نہیں گزریں گی۔ یہ نہیں فرمایا کہ تین صدیاں گزر جائیں گی تو پھر غلبہ اسلام ہوگا۔

دیگر قرآن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے جو ہمیں پتہ چلتا ہے اس کے مطابق

غلبہ اسلام کا آغاز

ایک صدی سے شروع ہو جائے گا۔ شمسی لحاظ سے صدی پوری ہونے میں تقریباً ۱۳ سال لگ جائیں گے۔ قمری لحاظ سے اس سے کم وقت لگے گا۔

ہماری جدوجہد اور مسابقت کے میدان میں عمل شروع ہو چکا ہے۔ اس کا آغاز بڑا آہستہ ہوا۔ غیر تو غیر اپنے بھی اسے اچھی طرح نہیں سمجھ رہے تھے غیر مبائعین سے صبر نہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے ان کو یہ کہا گیا تھا کہ نین سو سال نہیں گزریں گے کہ تم میری پیشگوئیوں کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے ذریعے اسلام کو دنیا میں غالب پاؤ گے۔ ان کے مانعوں نے یہ سمجھا کہ سو سال کے بعد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے جو بشارتیں ملی ہیں ان کے پورا ہونے سے کہیں قبل آپ کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ اب اگر وہ پیش گوئیاں اور بشارتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور ضرور ہیں تو کمزور احمدی کو بھی نین سو سال انتظار کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیے۔ لیکن جیسا میں نے بتایا ہے تین سو سال کا ہمیں انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ میرا ذاتی اجتہاد ہے کہ ایک سو سال یعنی

ایک صدی کے بعد

یہ قرآن ظاہر ہوں گے۔ یہ روشنی ایک شاندار تہلی کی صورت میں ۹۰ اور ۹۵ کے درمیان دکھائی جائے گی۔

ہم مبائعین ہیں۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پرکھا۔ ہم ایمان بالغیب بھی لائے۔ لیکن آپ کی بتائی ہوئی چیزیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور ہم یقین کامل کے ساتھ بغیر کسی شک و شبہ کے اس نتیجے پر پہنچے کہ جو باتیں ابھی پوری نہیں ہوئیں وہ اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی۔ کیونکہ ان پیش گوئیوں کا منبع اور سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔

اس وقت میں جماعت کے سامنے یہ چیز رکھ رہا ہوں کہ جو چیزیں پہلے نظر نہیں آتی تھیں اب وہ نظر آنے لگ گئی ہیں۔ ہمیں یہ بھی نظر آنے لگ گیا کہ دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے ایک زبردست دوڑ جاری ہے۔ اور ہمیں یہ بھی پتہ چلا کہ اس دوڑ میں وہ دنیا جو

اسلام کی حقیقت

نہیں پہچانتی وہ نہ تو نیک وسائل سے کام لے رہی ہے اور نہ ہی نیک نتائج پیدا کر رہی ہے۔ بلکہ استحصال اور ظلم کی مڑکب ہو رہی ہے۔

جو قویں، اٹانگ بم بنانے میں کامیاب ہوئی ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے سمندر کا ایک قطرہ ہے جو ان کو ملا ہے۔ اگر ایک قطرہ پالینے کے بعد وہ سمجھنے لگیں کہ یہ تو ہماری منشاء کے مطابق اپنی سیاست کو نہیں ڈھالتی اس کو ہم آنکھیں دکھائیں گے اور اپنی بات منوائیں گے۔ تو کیا یہ نتائج خیر اور بھلائی کے ہوں گے؟

تحریک جدید۔ اور۔ ہمارا فرض

از حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کی ایک مستقل بنیاد قائم کی۔ حضور کی بشارات کے مطابق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسلام کے غلبہ کے لئے تحریک جدید جیسی شاندار اور الہامی تحریک شروع فرمائی جس کے شاندار نتائج اکناف عالم میں ہم اپنی زندگی میں دیکھ رہے ہیں۔ اس نبردِ غلبہ کے کام میں اب برق رفتاری پیدا ہو رہی ہے۔

تمام امراء و صدر صاحبان اور مبلغین سلسلہ کافر ض ہے کہ اس مبارک اور ثمر ثمرات حسہ تحریک کے بارے میں ہفتہ تحریک جدید میں سب اجاب سلسلہ کو شریک کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اس چنڈہ کے بارے میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ :-

”یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے

وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں

ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے سامان

پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔

..... (اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والوں کا)

نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ

رہے گا۔..... ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود منتقل

ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا

رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔“

اللہ تعالیٰ سب کو اس میں شرکت کی توفیق عطا کرے اور

اسے قبول فرمائے آمین :-

مالی جہاد۔ اور۔ نوائین سلسلہ

از محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اداء اللہ مرکز قادیان

پیاری بہنو اور عہد پداران لجنات اداء اللہ!

السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ۔

آپ اسلام کے دور اول کی نوائین کی پانچون ہیں۔

اس مہلک دور ثانی میں حضرت ام المؤمنین حضرت

سیدہ ام ناصر صاحبہ اور حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ

رضی اللہ عنہن اور متعدد دیگر احمدی نوائین نے قابل رشک

قربانیاں کیں۔ الفضل کے اجراء۔ شفاخانہ نور کے ایک ارڈ

کی تعمیر۔ مصباح کے اجراء۔ یورپ میں بعض مساجد کی تعمیر اور

اشاعت قرآن کے لئے قابل صد فخر مالی جہاد کیا۔ آپ

تحریک جدید کے چندہ کے تعلق میں سلسلہ کی ضروریات کے

لئے ہفتہ تحریک جدید میں خاص توجہ کر کے عند اللہ ماجور

ہوں۔ چاہیے کہ ہر خاتون اور ہر بچہ اور بچی اس میں شرکت

کریں۔ اور جگہ کر کے اس کی اہمیت اور سادگی اور

ترک رسوم پر عمل کرنے کی تلقین کی جائے جو اس

تحریک کی جان ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے :-

”تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔۔۔

..... اللہ تعالیٰ..... (اخلاص سے قربانی کرنے

والوں کو) ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی

ثواب عطا فرماتا رہے گا۔“

اللہ تعالیٰ ایسے ثواب کے حصول کیلئے شاندار قربانی کرنے کی توفیق عطا کرے۔

امین :-

امریکہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فلم بنانے کا فیصلہ

(بقیہ صفحہ آگے)

حضرت عیسیٰ کے مقدمہ (ٹرائل آف جیسس) اور ان کی زندگی کے متعلق مختلف چیزوں کو عرصہ ہوا فلمایا جا چکا ہے۔ اور بائبل (انجیل) میں درج حکایات و اساطیر کے مطابق دوسرے پیغمبروں حضرت نوحؑ، حضرت سلیمانؑ، داؤد علیہ السلام سے متعلق بھی متعدد فلمیں بن چکی ہیں۔ (میسٹ جدید کانورس ۲۵) مگر زیادہ افسوس تو خود مسلم ممالک پر ہے جو اس مکروہ فعل میں امریکی کمپنیوں کی معاونت کے لئے اقرار نامے طے کر رہے ہیں۔

اگر اس قسم کی خرابی اسلامی ممالک اور خود امریکہ کو بدنام کرنے کے لئے گھڑی نہیں گئی بلکہ اس میں کسی پہلو سے بھی صداقت موجود ہے تو عالم اسلام کو یہ تلخ حقیقت بھی منجھد اور بہت سے سکروہات کی طرح اضطراب و تباہی کرنی ہوگی۔ اس طرح مطابق مجبوری کا نام صبر ہے۔ ان کو اس نوع کا صبر بھی کرنا ہی پڑے گا لیکن جب تک ایسی رسوائی عالم فلم منصفہ مشہور میں نہیں آتی مسلمانوں کو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر فلم کمپنیوں کو اس مکروہ فعل سے باز رکھنے کے لئے کوشش نہ کرنا بھی درست نہیں۔ ہمارے خیال میں سب سے پہلے تو اسلامی ممالک کو ہی حرکت میں آنا چاہیے۔ اور اس کے ساتھ سارے عالم اسلام کو تائیدی آواز بلند کرنی چاہیے، ہمیں یقین ہے کہ اگر پوری اسلامی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساری دنیا کے مسلمان اور تمام اسلامی حکومتیں ایک جذبہ سے اٹھ کھڑی ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ ایسی دلائل و براہین تیار کرنے والی کمپنیاں اپنے فیصلہ کو بدل نہ لیں۔ اس سلسلہ میں حکومت مصر کا اعلان دوسروں کے لئے قابل تقلید ہے اگر تمام دیگر اسلامی ممالک بھی ایک زبان ہو کر عملی معاونت سے دستکشی کا صاف اعلان کر دیں تو فلم کمپنیوں کو ہوش آجائے۔ اس کے ساتھ اس بات کی بھی بڑی ضرورت ہے کہ شائع شدہ خبر کے مطابق جو اسکا ممالک ایسے مکروہ معاہدہ میں شامل بنائے جاتے ہیں ان پر دوسرے مسلم ممالک سخت اور سار کے ساتھ معقول رنگ کا ایسا دباؤ ڈالیں اور ان کی اسلامی غیرت کے جذبہ کو بیدار کرنے کی کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے ارادہ کو بدل نہ دیں۔

یہ دوسری صورتیں تو اس رنگ کی ہیں جنہیں اصول بنگ کے مطابق درجین کو ان کی حدود ہی میں روک لینے کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے بعد تیسرا مرحلہ وہ ہے جسے اللہ رونی محاذ کی مضبوطی کا نام دیا جانا چاہیے۔ مسلمانوں کو اس محاذ سے بھی کسی صورت میں صرف نظر نہیں لگنا چاہیے۔ اس وقت عالم اسلام اس خطرناک حملہ کی دہر سے چٹا رہا ہے۔ چنانچہ رابطہ عالم اسلام کی عظیم تنظیم لیکر چھوٹی چھوٹی مقبول اسلامی تنظیموں تک کے ایوانوں سے یہی آوازیں بگڑت سننے میں آرہی ہیں کہ خبروں کی طرف سے اس وقت عالم اسلام خطرناک طور پر فکری حملہ کی زد میں ہے۔ اور حملہ آوروں کا بڑا نشانہ مسلمانوں کی نئی نسل ہے۔ اس لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ تمام وہ لوگ جو اسلام کا حقیقی درد اپنے دل میں رکھتے ہیں وہ اس پہلو سے بھی اپنی نئی نسل کو تخلیق شدہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ ان کے دماغوں اور دلوں سے فلمی دنیا کے اثرات کو مٹانے کی کوشش کریں۔ بڑے ہی موثر طریق پر جس کے ساتھ بزرگوں کا اپنا عملی نمونہ بھی ایک لازمی امر ہے۔ انہیں فلم کے بڑے اثرات سے آگاہ کریں۔ اور پھر ان کے اندر فلم بننے کے اثرات کو جان بوجھ کر مٹانے کی کا حقہ کوشش کریں۔

یاد رکھئے فی زمانہ طاقتور کے سامنے کوئی بات بھی شکل نہیں دیتی۔ بلی کی آدیہ کہوڑ کا آٹھ گھنٹوں بند کر لینا اس کی جان نہیں بچا سکتا۔ اس لئے ہمیں آئندہ حالات کا ایسی طرح جائزہ لیکر اس کے مقابلے کے سے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ پہلے تو یہ بات بھی بنی اس لئے کہ خیال ہی خیال ہے کہ مسلم ممالک ایسی فلم کی تیاری کے سلسلہ میں بعد اقرار ناموں کے دست کش ہو جائیں گے۔ اور اگر یہ بھی ہو جائے تو ہمیں کہہ سکتے کہ فلم کمپنیاں اپنے اس ارادہ کو ترک کر دیں۔ اس لئے بعد تیاری ایسی فلموں کو دیکھنے والے خود مسلمانوں ہی میں سے ہزاروں بلکہ لاکھوں نفوس نکلیں گے۔ اس لئے قبل اس کے کہ وہ وقت آئے مسلمانوں کو اس اندرونی محاذ کے مضبوط بنا لینے کی ضرورت ہے۔ اس کی ایک عملی صورت یہ بھی ہے کہ تمام اسلامی ممالک مکمل طور پر غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے بیان ایسی فلم دکھائے جانے کو قانونی طور پر ممنوع قرار دیں۔ پھر پچھلے مزاج کے افراد میں انفرادی رنگ میں غیرت ایمانی کے جذبہ کو بیدار کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارے نزدیک یہ مؤثر الذکر چھوڑ ہی مسلمانوں کے لئے اس وقت کمزور ترین محاذ ہے اور اندیشہ ہے کہ اسی سوراخ سے شیطانی طاقتیں مسلمانوں کے شیرازہ میں درانداز ہوں گی۔ اور اسلام کو ناقابل تلافی زک پہنچانے کی کوشش کریں۔

خدا! شکر ہے کہ اس محاذ پر بھی جماعت احمدیہ نے بے مثال نمونہ قائم کر رکھا ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ احمدیہ جماعت کے تمام افراد سوائے شاذ و نادر کے اپنے محبوب امام کے ارشاد کی تعمیل میں عرصہ ۳۹ سال سے فلم بینی کی لذت سے نمایاں طور پر دست کش ہیں۔ مقدس بانی

سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے آج سے ۳۹ سال پہلے جماعت کی ترقی اور اسلام کی ٹھوس خدمات بحالانے کے لئے ایک بابرکت تحریک "تحریک جدید" کے نام سے جاری فرمائی۔ اس میں منجملہ بڑے ہی شاندار عملی پروگرام کے جماعت احمدیہ کی اعلیٰ ذہنی تربیت کے لئے حضور نے جماعت کے افراد کے لئے فلم بینی کی قطعی معاونت فرمادی۔ اس سے جہاں جماعت کے افراد کا ہزاروں ہزار روپیہ ریسنگل جانے سے بچ گیا وہاں اسی روپیہ سے دین اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے چنڈہ کے طور پر دینے کی آپ نے تحریک فرمائی۔ جس سے آج ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا شاندار کام ہو رہا ہے۔ اور آج جماعت کی طرف سے یہ جو خبر کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ پر سونچ غروب نہیں ہوتا۔ تو اس میں اسی بابرکت تحریک کا بڑا عمل دخل ہے۔

پس جو بات ہم نے عامۃ المسلمین اور علماء کے سامنے غیروں کی طرف سے اسلام پر فکری حملہ سے بچاؤ کے لئے پیش کی ہے یہ بات صرف کہنے کی حد تک نہیں بلکہ جماعت احمدیہ نے اسے کر کے بھی دکھا دیا ہے۔ اس لئے زیر نظر دلائل و براہین کے بعد عالم اسلام کو اگر کوئی مؤثر اقدام کرنا ہے تو احمدیہ جماعت کے نمونہ پر چل کر ہی کامیابی ممکن ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا اور وہی طور پر کچھ کوشش نہ کی جائے تو اس کا اظہار کر دیا گیا۔ کچھ ریزولوشن پاس کر دیئے گئے، کہیں مظاہرے ہو گئے، اخبارات میں احتجاجی مضامین شائع کر دیئے گئے تو اس کا فلم سازوں پر چنداں اثر نہ ہوگا۔!!

یہاں تک کہ تو ہم نے اسلام پر اس رنگ کے حملہ کو روکنے کا یا بلطف دیگر اسلام کی طرف سے ڈیفینس کرنے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ مکمل کامیابی صرف ڈیفینس پر ہی منحصر نہیں اس کے لئے آفینس قسم کی ایسی مثبت تدابیر پر بھی عمل کرنے کی اخذ ضرورت ہے جس سے خود حملہ آوروں کے اپنے ہی کیمپ میں کھلبلی مچ جائے۔ چونکہ یہ زمانہ اسلام کی طرف سے مخالفین پر تلوار چلانے کا نہیں بلکہ قلمی جہاد اور فکری قوتوں کو عمل میں لانے کا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس بنیاد پر بھی مسلمان حرکت میں آئیں۔ یقین جائے کہ اس محاذ پر بھی جماعت احمدیہ نے نہایت درجہ خوش کن کام کیا ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس کے شاندار نتائج بھی دنیا کے سامنے آچکے ہیں۔ تحریک جدید کی بابرکت تحریک نے بیرونی ممالک میں مضبوط بند طریق پر اسلام کی موثر تبلیغ و اشاعت کا وسیع میدان تیار کیا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا کے ایسے دور دراز علاقوں میں پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بڑی ہی شان سے ہرا رہا ہے۔ جہاں جتنے سال قبل اس پیارے نام سے لوگ قلمی نا آشنا تھے۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ اس جاہ و جلال کے نبی کے لئے زبانوں پر درود و سلام ہے تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ جاؤ افریقہ کے براعظم میں اس عظیم انقلاب کا نظارہ پیشم خود مشاہدہ کرو۔ یا یورپ و امریکہ کے احمدیہ مشنریز میں اس کی تصدیق کرو۔ جہاں احمدی مبلغین کی شب و روز کی اعلیٰ تبلیغ و تربیت کے نتیجہ میں وہاں کے اہل باطن سے حلقہ بگوش اسلام ہو کر اسلام اور مقدس بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے والد و مشیدان رہے ہیں۔!! اللہم زد فزید۔

پس مثبت نتائج دیکھنے کے لئے اس بیخ پر کام کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ تب وہ لوگ جو آج "میںمہ خدا" نام سے فلمیں بنا کر ایک دنیا کو سیرت طیبہ کے نام سے نوازنا شروع کرنا چاہتے ہیں ان کے دل اس پیارے رسول کی حقیقی محبت سے پُر ہوں گے۔ تب ان کی غیرت ایمانی خود بخود اچانک دکھائے گی۔ اور تھکتہ شناس طبائع بھی پردہ پر کھلے جا رہے۔ مصنوعی کردار کو غور دکھا دیں گی۔ اور ان کی عملی نعرہ ہی فلم سازوں کے منہ پر ہونے کو خاک میں ملا دیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ و ما زاد لنا من اللہ یعنی اللہ بے عجزیز۔

اس سلسلہ میں کچھ اور باتیں بھی کہنے کی ہیں مگر اس وقت ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں باقی گفتگو کسی اور موقع پر کی جائے گی۔ ان شاء اللہ و بابت التوفیق۔

درخواستیں آ رہی ہیں۔ خاکسار کی اہل مورخہ ۲۶ کو اچانک تشویشناک طور پر تیار ہوئیں۔ ماہی کے شہر میں لال ہسپتال اتر رہا داخل رہ کر باہر لیڈی ڈاکٹر کے زیر علاج رہیں۔ ان کی ہر بات کے مطابق گھر پر بھی دواؤں کا استعمال جاری رہا۔ ایک دن کے وقفے کے بعد پھر مگر دکھایا۔ باوجود ان کی طرف سے پوری سعی دلائے جانے کے اس ماہ کے آخری نصف میں اچانک وہی سوائز تکلیف عود کر آئی۔ اس بار تین چار روز تو حالت بڑی تشویشناک ہو گئی۔ اب قدرے آفات سے لیکن کزوری بھی ہے۔ اجاب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت بخشنے اور ان کی کزوری بھی جلد دور ہو جائے۔ اور مجھے بھی یحییٰ سے سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملتی رہے۔

خاکسار: محمد حفیظ بقا پوری

رحمت مغفرت اور دوزخ سے آزادی کابینہ

مکرم سید رشید احمد صاحب سونگڑی

خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ اور انسان کا عبودیت میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔ اور مومن کی خوشی خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔ مومن کی کامل عبودیت میں رمضان المبارک کے حصول کے مواقع میسر ہوتے ہیں اور وفات تک ہوتے رہتے ہیں۔ ان مواقع میں سے بعض مواقع مخصوص اور اہم ہوتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بڑا ہی پیارا رکھے والا ہے۔ وہ جب بندے کو اپنی عبادت کے لئے حکم دیتا ہے۔ تو دوسری طرف بے انتہا اجر کے علاوہ ایسی نیکیاں بجا لانے کے اہم مواقع بھی فراہم کرتا ہے جس سے ہر مومن اپنی اپنی استعداد کے مطابق رمضان المبارک کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے آپ سامان کرنے کی سعی کرتا ہے جو آخرت میں کام آئے۔ لیکن جو شخص حقیقی معنوں میں مومن نہیں ہے اسکو ایسا موقع ملنا یا نہ ملنا بڑا بڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ ایس نے اپنے خالق کو پہچانا۔ اور نہ اپنی تخلیق کا فرض کو سمجھا۔ نہ حقیقی عبودیت کو شناخت کیا۔ اور نہ رمضان المبارک کی لذت کو محسوس کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنا قرب تلاش کرنے کے لئے بابرکت مواقع میں سے ایک نہایت بابرکت موقعہ رمضان شریف کا مہینہ رکھا ہے۔ جو اپنے اندر بڑی عظمت رکھتا ہے۔ اور اس کا ہر حصہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے بادل برسانے والا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک حدیث میں فرمایا کہ اس کا پہلا عشرہ دین ہے اس ماہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک تصبر و صبر ہے دسواں عشرہ دینی گیارہویں تاریخ سے بیسویں تاریخ تک کا عرصہ مغفرت ہے اور آخری عشرہ دینی ایک سو تیس تا آخر کا عرصہ دوزخ سے آزادی کا وقت ہے۔ پہلے عشرہ میں مومن خدا تعالیٰ کی رحمت کو آسانی کے ساتھ جذب کرنے کے لائق ٹھہرتا ہے۔ پھر حصول رحمت سے ایک قدم آگے بڑھ کر وہ خدا تعالیٰ کی مغفرت کی چادر سے نیچے آجانے کی کوشش کرتا ہے۔

اس طرح کی نیکیوں کے التزام کے ساتھ اور روزے کے تقاضوں کو کاٹھ پورا کرتے چلے جانے کے بعد جب وہ تیسرے عشرے میں پہنچتا ہے۔ اور اپنی نیکیوں میں زیادہ زور لگا دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کا فضل اس رنگ سے اس پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ کہ گویا اسے دوزخ سے آزادی مل گئی۔ ایسے وقت میں مومن کو بارگاہ ایزدی سے آواز آتی ہے

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ
الْوَجْهِ الِإِلَهِيِّ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً
فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي
یعنی اے انسان! تجھے نفس مطمئنہ کا تمنہ دیا جاتا ہے۔ تو اپنے رب کے قریب آ جا تجھے میرے دربار میں مقبولیت حاصل ہو ہو گئی۔ تجھ سے کسی قسم کی ناراضگی باقی نہیں رہی۔ تو خدا سے راضی اور تجھ سے خدا راضی میری جنت میں داخل ہونے والے بندوں میں تیرا نام درج کیا۔ تو جنتی بن گیا اور میری جنت میں اطمینان سے رہ

الغرض یہ (رمضان) ایسے بابرکت ایام ہیں کہ اس عرصہ کی نفی عبادت اور نفی نیکی کا کا ثواب دوسرے ایام کے فرض عبادت دینی کے ثواب کے برابر ہے۔ پھر اس کے فرضی نیکی کا ثواب دوسرے ایام کے فرضی نیکی کے ستر گنا ثواب کے برابر ہے۔ رمضان کی مخصوص عبادت چونکہ روزہ ہے۔ اس کے اجر کے سلسلہ میں (حدیث قدسیہ) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الصوم فی دانا اجزی بام (بخاری) کہ روزہ جو فاعل میری رضا کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا اجر میں خود ہوں اور میری شان یہ ہے کہ وہ رب العالمین ہوں (۲) الرحمن ہوں (۳) الرحیم ہوں اور رب (۴) مالک یوم الدین ہوں) اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تمام بنی نوع انسان بغیر محنت کے یوں ہی ایسا اجر عظیم پالیں گے۔ نہیں بلکہ بقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کبھی بات یہی ہے کہ۔

مہینے بیشک بابرکت ہوتے ہیں خدا کے کلام بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ علوم و معارف بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بابرکت نہیں

حاصل کر سکتے ہیں جو اپنے آپ کو اسکے پانے کے قابل بناتا ہے۔ دوسروں کے لئے یہ مہینہ یہ ران یہ خدا کے کلام یہ علوم و معارف غضب اور لعنت کا موجب ہو جاتے ہیں:

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء)
جیسا کہ مذکورہ اقتباس سے ظاہر ہے یہ ایام دوسروں کے لئے غضب اور لعنت کا موجب بھی ہوا کرتے ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ کی فرضیت بیان کرتے وقت یہ شرط لگا دی کہ لحدکم تتقون۔ تاکہ تم تقویٰ اختیار کر الزم روزے کا یہ روزہ اجر حاصل کرنے کے لئے لازم ہے کہ ہمارے خسران کے ساتھ ادا کئے جائیں۔ جسے نہایت ہی جامع طریق پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ "رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ تم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پوچھنے سے لے کر سورج غروب ہونے تک بھوکے رہو پیاسے رہو۔ اور نفس کی بعض دوسری خواہشات کو بھی چھوڑ دو پس رمضان میں انسان اس تکلیف کو برداشت کرتا ہے۔"

(الفضل ۲۳ دسمبر ۱۹۲۷ء)
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیے"

روزہ سے یہ مطلب نہیں۔ کہ انہوں نے کارہ بلمہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیے اور یہ مصلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کیا کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے خارش ہو کر۔ اللہ ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبت الی اللہ حاصل کرنا چاہیے۔ بل غضب ہے وہ شخص جسکو جسمانی ردی ملی مگر اس نے روحانی دنیا کی پیدائش نہیں کی جسمانی ردی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی ردی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قوتی تیز ہوتے ہیں۔

(لیکچر لائو الا اللہ ص ۳۳)
اس بابرکت مہینے کی مثال دیتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود نے فرمایا جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے سے جائے۔ ان دنوں غذا تیار اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے آؤ آکر لے جاؤ۔

(الفضل ۹ اپریل ۱۹۲۷ء)
مبارک ہیں وہ خوش نصیب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتیں حاصل کرتے ہیں اور اس مبارک مہینے کو اپنے لئے حقیقی معنوں میں رحمت۔ مغفرت۔ اور دوزخ سے رہائی کا مہینہ بناتے ہیں۔ اور اپنی عاقبت کو سنوارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور اسلام اور احمدیت کی جلد سے جلد ترقی کے لئے دعا کرنے کی توفیق دے اور خدا کرے کہ ہماری کوششیں بارگاہ ایزدی میں مقبول ہوں۔ اور سب کی عاجزانہ دعائیں مقبول ہوں:

درخواستہائے دعا

- ۱) مکرم سید کمال الدین صاحب بسنہ کا بچہ جسکی عمر چھ سال ہے۔ کچھ عرصہ سے بیمار ہے کامل شفا یابی کیلئے اور دماغی مخالفت زردوں برہے مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں
- ۲) مکرم محمد ظہور حسین صاحب اڑیسہ اپنے بچوں کے نیک خادم دین بننے اور ملازمت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (بینجر بدرقادیان)
- ۳) خاک رے والد محترم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی کافی عرصہ سے بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔ نیز میں نے بیٹوار کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی تمام اجباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاک رے۔ عبدالحق ششاقی (حال تقیم قادیان)

ہفتہ تحریک جدید کی غرض و غایت

از کرم ملک صلاح الدین صاحب دکن انساں تحریک جدید قادیان

اجاب کرام! ہفتہ تحریک جدید میں تحریک جدید کی غرض و غایت سے اجاب خصوصاً نئی پود کو روشناس کرانے کا مقصد ہم پہنچانا مطلوب ہے۔ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ جماعت کفایت شعاری کا شیوہ اختیار کرے۔ لہو و لعب سے بکلی محترز ہو جائے۔ کیونکہ لہو و لعب اور ان کے قبائح زمانہ حال کی تہذیب نو کا جزو لازم بن چکے ہیں۔ اور یہ تہذیب نو فتنہ رجال کی پیداوار ہے اور اس فتنہ کا استیصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہے۔ اشاعت دین کی خاطر اتفاق اموال اور وقت اولاد اور وقتہ اوقات اور احکام شریعت کی پابندی اور دعاؤں کا شغف پیدا کرنا اس مقصد بعثت کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ امید ہے کہ :-

(۱) جنات امام اللہ، مجالس انصار اللہ، اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال و تحریک جدید سب افراد تک پہنچ کر اور جہاں تک ممکن ہو جلسہ کر کے مقصد تحریک جدید سے انہیں واقف کرائیں گے۔ اور ان کو بتائیں گے کہ یہ تحریک جدید ایسی اہم ہے کہ حضرت مصلح موعود مٹنے فرمایا ہے کہ اس چترہ سے اسلام کی ترقی اور احمدیت کے غلبہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور اس کا ثواب و فوات کے ہزاروں سال بعد تک ملتا رہے گا۔ اور تاریخ اسلام میں ان چترہ دہندگان کا نام نہایت احترام سے یاد رکھا جائے گا۔ اور یہ تحریک ایسی ہی اہم ہے جیسے مبارک ایسج کے لئے چترہ دیا گیا۔ اور بعد کی نسلیں ان لوگوں کے لئے دعاؤں کرتی رہیں گی۔

(۲) - سال روایک بس کا وعدہ نہ ہو اس سے وعدہ حاصل کریں گے۔

(۳) - سال رواں کا چترہ اور بقایا کی زیادہ سے زیادہ وصولی کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے اور ان میں اثر و جذب پیدا کرے اور عبداللہ

مقبول ہوں۔ آمین :-

اعلان نکاح

عزیزی مبارک بگم بنت کرم محمد عثمان صاحب صدر جماعت احمدیہ سورب ضلع شیوگ (سیور) کا نکاح عزیز محمد عبید اللہ قریشی پسر کرم بی کے فضل الرحمن صاحب قریشی ساکن سیوانگو بنگلور کے ساتھ مبلغ دو ہزار ایک سو روپے ہر پر حضرت مہدی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخ ۳۱/۱۱/۴۳ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔ اس خوشی میں خاکسار کی طرف سے مبلغ پانچ سو روپے مد اعانت بدر میں جمع کروادئے گئے ہیں۔ اجاب جماعت سے درخواست ہے کہ اس تعلق کو جانین کے لئے موجب خیر و برکت اور شہرت حسنہ کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار بی ایم داؤد احمد شیر قادیان صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

دُعائے نعم البدل
خاکسار کے ہزل ف محترم محمد عظمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کرنول کے ہاں مورخ ۱۱/۱۱/۴۳ کو ٹرڈہ پٹی پیدا ہوئی۔ زچہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے سلامت رکھا۔ اجاب نعم البدل اور خصوصاً اولاد زینہ کے عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار: محمد کریم الدین شاہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواست
(۱) خاکسار کے چچا زاد بھائی محمد شریف صاحب منڈاشی آف جھڑواہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴/۱۱/۴۳ کو دھرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ بچے کی محبت و سلامتی خادوم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (۲) - برادرم محمد اقبال صاحب گناٹی ابن کرم عبدالغفار صاحب گناٹی جھڑواہ نے ایم بی بی ایس میں داخلہ لینے کے لئے انٹرویو دیا ہے۔ تمنا یہاں کامیابی کے لئے وہ درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۳) - برادرم محمد اقبال صاحب ملک جھڑواہ جہاں ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (۴) خاکسار کے بڑے بھائی رحمت اللہ صاحب منڈاشی جھڑواہ کا طبیعت اکثر غراب رہتی ہے۔ اسی صحت کا طے کیلئے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔
خاکسار: عنایت اللہ معلم جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ سب دعاؤں کو قبول فرمائے اور بہنوں کو اس نہایت ہی اہم مطالبہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین :-

وقف جدید اسپیکر صاحب کا ورثہ علامہ جموں و کشمیر

کرم مولیٰ سلطان احمد صاحب ظفر کا بلور اسپیکر وقف جدید علامہ جموں و کشمیر کے دورہ کا پر وگرام شائع کیا جاتا ہے۔ اور مقامی جماعتوں کے نیز مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ امام اللہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان سے تعاون فرمادیں تاکہ زیادہ سرگرمی سے ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔ انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
کنی پورہ	۱۰/۱۱/۴۳	۲	۱۲/۱۱/۴۳	اورنگام - ترکہ پورہ	۸/۱۱/۴۳	۱	۹/۱۱/۴۳
شورت	۱۲	۲	۱۴	بیمچہ ٹرگ	۹	۱	۱۰
آستور	۱۴	۳	۱۶	خرمیال	۱۰	۱	۱۱
کوریل	۱۶	۲	۱۸	سرسنگ	۱۱	۱	۱۲
رشی نگر	۱۹	۳	۲۱	بھدر واہ	۱۲	۲	۱۴
ماندوجن	۲۲	۱	۲۴	ڈوڈہ	۱۴	۱	۱۵
گاگرن جوفن نامن	۲۳	۱	۲۵	جموں	۱۵	۱	۱۶
مانلو - زورہ	۲۴	۱	۲۶	پونچھ	۱۶	۱	۱۷
میشہ واڑ	۲۵	۱	۲۷	مشیندرہ	۱۷	۲	۱۹
یاڑی پورہ	۲۶	۲	۲۸	سلواہ پٹھان تیر	۱۹	۲	۲۱
چک ایرچھ	۲۸	۲	۳۰	گورسائی	۲۱	۱	۲۲
نونسئی	۳۰/۱۱/۴۳	۱	۳۱/۱۱/۴۳	چارکوٹ	۲۲	۲	۲۴
سند برائی	۳۱/۱۱/۴۳	۱	۱/۱۲/۴۳	کالابن	۲۴	۱	۲۵
اندورہ	۱-۱۱-۴۳	۱	۲-۱۱-۴۳	لوہارک	۲۵	۱	۲۶
چھوہڑ	۲	۱	۳	چارکوٹ	۲۶	۱	۲۷
مرہارم - بیج بہارہ	۳	۱	۴	بڈھانوں	۲۷	۱	۲۸
اسلام آباد	۴	۱	۵	جموں	۲۸	۱	۲۹
ہاری پاری گام	۵	۱	۶	سری نگر	۲۹	۱	۳۰
سرسنگ	۶	۲	۸	کنی پورہ	۳۰/۱۱/۴۳	۱	۱/۱۲/۴۳

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ "سادہ زندگی" (بقیہ صفحہ ۱۱)

اس وجہ سے آتی ہے کہ لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکے والے بڑی دکھاتے ہیں اور لڑکی والے ہنر دکھاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غریب لڑکیاں جو ان چیزوں کو دیکھتی ہیں وہ یا تو دل ہی دل میں کڑھتی رہتی ہیں یا اگر بیوقوفانہ ہوں تو ماں کو آکر چٹ باتی ہیں کہ مائے لئے بھی ایسی چیزیں تیار کریں اسی طرح مردوں میں سے جب کسی اس قسم کے نظارے دیکھتے ہیں تو ان کے دلوں میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ جب ہماری شادی ہوگی تو ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔ اگر مسلمان قرآن کریم کا علم رکھتے تو وہ سمجھتے کہ قرآن مجید نے ایسے دکھائے سے منع کیا ہوا ہے۔ "وخلیفہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۳ء" میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کی طرف سے سادہ زندگی کا مطالبہ کیا گیا ہے یہ بی شمار اہم فوائد پر مشتمل ہے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سادہ زندگی اختیار کرے۔ کھانے پینے پر زیادہ خرچ نہ کرے اور شادی

کے مواقع پر ایسا طریق اختیار کرے جہاں میں اسراف نہ ہو۔ اور جس میں ہائے مزہب بھائیوں کا حصہ شامل ہو۔ سادہ زندگی اختیار کرنے کے لئے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کا مندرجہ ذیل فرمان ہر وقت سامنے رکھنا چاہیے :-
"کھانے میں سادگی۔ لباس میں سادگی۔ رہائش میں سادگی یہ عارضی چیزیں نہیں بلکہ مستقل چیزیں ہیں۔ اور دستوں کا فرض ہے کہ جیسے نہیں بلکہ پیار سے، محبت سے کھانا کھا کر دل میں دیکھ لوگوں کو قائل کریں۔ جب یہ باتیں ہماری جماعت تک پہنچیں اور راسخ ہو جائیں تو جب احمدیت کو بادشاہتیں ملیں گی۔ اس وقت کے بادشاہ بادشاہ بن کر نہ رہیں گے بلکہ جہاں جہاں حکومت کریں گے اور وہ جہاں جہاں منتہی نہیں ہوں گے بلکہ خادوم حکومتیں ہوں گے۔ اور دنیا کو سادگی سے نہیں بلکہ دنیا کو اچھا بنانے کے لئے قائم ہوں گے۔ اور اس واقعہ سے اسلام کی شوکت برسر اس کی عظمت ظاہر ہوگی۔"
(مضمون فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۳ء)

پہی کر سکتی تھی کہ ہم میں سے بعض کو گرفتار کر لیتی یا بعض کو بعض الزامات میں پھانسی دے دیتی۔ مگر کسی آدمی کے مار سے جانے سے تو الہی سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ الہی سلسلہ میں اگر ایک مرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا قائم پیدا کر دیتا ہے۔

(رپورٹ مجلس شادرت، ۱۹۲۳ء)

حکومت برطانیہ کے ارکان کی دماغ میں بڑی بدقسمتی تھی کہ انہوں نے ایک پابند قانون جماعت اور وہ جماعت جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے کھڑا کیا تھا۔ اور جو حکومت دقت کے لئے ایک توحید کا حکم رکھتی تھی۔ اس کے خلاف کاغذ قائم کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت برطانیہ ایسے پھیلنے لگی جیسے پانی میں تیل اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا سارا اقتدار جاتا رہا اور پھر جزیرہ میں بند ہو کر رہ گئی۔ اور آج یہ حالت ہے کہ حکومت برطانیہ پر کبھی سورج طلوع بھی نہیں ہوتا۔ غروب ہونا تو درکنار۔ کیونکہ اکثر دماغ بادل چھائے رہتے ہیں۔ اور کبھی کبھی سورج دکھائی دیتا ہے پس حکومت برطانیہ مجلس اجراء کی پشت پناہی کر کے جس انجام کو پہنچی وہ بھی حقیقت تحریک جدید کی عبرتناک اور منفی مگر پر عظمت کامیابی ہے۔ اور اس کے مقابل تحریک جدید کو ایک عالمگیر اور دہد آفریں اور مثبت کامیابی یہ نصیب ہوئی کہ تحریک جدید کے ذریعہ سے جو روحانی حکومت الٹا علم میں قائم ہوئی ہے۔ اور جسوں پر نہیں بلکہ انسانی قلوب پر قبضہ کر رہی ہے اس پر واقعی آج سورج غروب نہیں ہوتا۔ یہ ہے وہ انقلاب عظیم جو تحریک جدید نے برپا کیا ہے۔ اور ہر چشمہ دا اس کا مشاہدہ کر سکتی ہے۔

تحریک جدید کے عالمگیر مشن

مختصراً یہ بتا دینا ضروری ہے کہ دنیا کے چالیس سے زیادہ ممالک میں ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش کو چھوڑ کر ۱۳۵ اسلامی مشن قائم ہیں۔ جہاں سینکڑوں واقفین زندگی۔ مبلغین اسلام حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے زیریں اصول و تعلیمات کی اشاعت کا شاندار فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ اور حیران کر دینے والی کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ نے اب تک بیرونی ممالک میں احمدی مشنوں پر تقریباً چھ گھنٹہ روپیہ خرچ کیا ہے۔ جس سے اس سے ۳۵ سے زیادہ مساجد تعمیر کیں۔ دنیا کی سو زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم تیار کئے تقریباً ۲۲۰۰ کتابچے مختلف ممالک میں دہاں کی زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ تقریباً ایک تلو مدارس قائم ہیں۔ جو اکثر مغربی افریقہ میں قائم ہیں۔ اور حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی اسکیم، نصرت جہاں آگے بڑھو کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدی ڈاکٹر بھجوا کر ہسپتال کھلائے ہیں۔ جو نہایت کامیاب ثابت ہو رہے ہیں۔ بیرونی ممالک کے مشنوں کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جس سے تحریک جدید کی انقلاب انگیز کامیابیوں کا خوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

میسوریا۔

انگلستان۔ سپین۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ مغربی جرمنی۔ ہنگری۔ سکندریہ نیویا۔ البانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ اٹلی۔ ڈنمارک۔

امریکہ۔

یو۔ ایس۔ اے، ٹریینی ڈاڈ، برٹش گی آنا، ارجنٹائن

مشرقی افریقہ۔

یوگینڈا میں مسیحا، کیمونڈو اور نیروبی یوگینڈا میں جنجیہ، کیمبالہ مساکا اور سیرا تنزانیہ میں ٹورا، ٹانگا شہر، بکوبا اور دارالسلام

مغربی افریقہ۔

نائیجیریا میں چو مشن، غانا میں تین مشن، آئیوری کوسٹ، گیمبیا۔ لائیبریا میں ڈاکٹر سیرالیون میں نو مشن

شرق وسطیٰ۔

فلسطین، شام، عک، لبنان، اردن
مشرق بعیدہ۔
انڈونیشیا، سنگاپور، ملائیشیا، فیلیپائن، بورنیو، سیلون، جاپان، فلپائن، ہانگ کانگ

دنیا کا کنارہ مارلیشس۔

مارلیشس جسے بحالوریہ دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ دہاں جماعت کا ایک محفوظ فعال مشن قائم ہے۔ فرانسیسی زبان میں ایک ماہنامہ نکلتا ہے۔ جماعت کے اسکول اور کالج ہیں۔ علاوہ ازیں ایران کویت، ٹوگولینڈ، مسقط، بحرین، سوڈان عراق، تھیرس۔ آسٹریلیا، ترکی، مصر۔ دو بی، اور کانگو میں جماعت احمدیہ باقاعدہ کام کر رہی ہے۔

پر عظمت اسکیم

اسلام کی اشاعت و تنظیم کے کام کو زیادہ موثر بنانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ انجیز نے ایک نہایت پر عظمت اسکیم تیار فرمائی ہے۔ جس کے تحت ربوہ پاکستان اور کسی افریقی ملک میں ایک ایک عظیم الشان احمدیہ پولیس قائم کئے جائیں گے۔ تاکہ اسلام کی زندہ کتاب قرآن کریم اور اس کے علوم مختلف زبانوں میں سب

سے جلد ہر آدمی کے ہاتھ میں پہنچ جانے اسی طرح حکومت نائیجیریا نے جماعت احمدیہ کو اپنے ملک میں ایک طاقتور بڑاڈ کا سٹنگ اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔ جس کی تیاری سرعت کے ساتھ ہو رہی ہے۔ یہ تیار ہو جانے سے آسمانی آواز فضاؤں میں گونجنے لگ جائے گی۔

پس تحریک جدید کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جو اب تک مشیت یا منفی کامیابیاں عطا فرمائی ہیں۔ ان پر کبھی نظر ڈالنے سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ تحریک جدید نے زمین کے کناروں تک ہر کارخ بدل کر رکھ دیا ہے اور مجلس احمدیہ اور ان کے ہمنواؤں نے جو خدمت الہدیہ سے ٹکرا کر مسلمانوں یا اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی بلکہ ہلاکت کے راستوں پر چلا یا ہے۔ اور اس کے مقابل پر تحریک جدید نے اسلام اور مسلمانوں کو زمین کے کھنڈل تک پر عظمت کامیابیوں سے ہمکنار کیا ہے۔

نہ پلاسے گرانڈ سب کو آتا ہے
مزا تو ہے کہ گرتوں کو تھامے ملتی

آپ کا چندہ اخبار بزرگ ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ ستمبر ۱۹۲۳ء سے کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا چندہ ایجا پسیا فرمت میں ادا کریں تاکہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے

نمبر خریداری	اسما خریداران	نمبر خریداری	اسما خریداران
۱۰۰۷	مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب	۱۸۹۹	مکرم بیٹو محمد ادریس صاحب یادگیر
۱۰۵۹	بیٹو محمد يوسف صاحب بانی کلکتہ	۱۹۱۱	علی محمد الدین صاحب سکندر آباد
۱۱۲۷	عاجی غلام نجا صاحب	۲۰۰۸	عبد القادر قانع صاحب
۱۱۷۲	مرزا امیر علی بیگ صاحب	۲۰۰۳	جناد ذی لائبریری پٹیل
۱۱۸۹	بابا محمد يوسف صاحب جوں	۲۰۱۴	مکرم محمد عبداللہ قریشی صاحب
۱۲۷۳	ڈاکٹر شاہ شمیم صاحب آرا	۲۲۰۰	سید رشید احمد صاحب
۱۳۹۴	ایم جمال الدین صاحب	۲۲۰۱	ڈاکٹر ممتاز خان صاحب
۱۴۲۵	ایم اے محمد اشرف صاحب	۲۲۰۲	محمد سلیمان خان صاحب
۱۴۵۱	پی ای عبد الحمید صاحب بیٹی	۲۲۰۳	محمد داجد صاحب بنگلور
۱۵۹۹	سید عبد السلام صاحب	۲۲۰۴	ایم ایف ایچ عبد الحامد
۱۷۱۰	محمد ابراہیم صاحب یازی پورہ	۲۲۰۸	محمد یحییٰ شکر صاحب بنگلہ دیش
۱۷۱۳	محمد سر تاج خاں صاحب	۲۲۰۹	سردار نور دیال سنگھ صاحب
۱۷۱۵	ڈاکٹر لائبریری اسلامیہ انٹر کالج اٹا دا	۲۲۱۳	محمد سید سلیم بیگ صاحب
۱۸۰۰	مکرم سردار بلونت سنگھ صاحب	۲۲۱۳	مکرم غلام نبی صاحب احمدی
۱۸۸۰	مکرم رسول صاحب پہلگام		

بینچر بدر قادیان

کامیابی کا خالص مثبت پہلو

تحریک جدید کی کامیابیوں کا خالص مثبت پہلو انسانی عالم میں پھیلا ہوا ہے وہ یقینی و تمیزی نظام ہے جو وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اور آج سب سے بڑا مغربی مفکر بھی اس کا لوہا منٹنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ پٹنایچ برطانیہ کے مشہور مورخ برڈیلر نے اپنی کتاب (The Christianization of India) میں تحریر کیا ہے کہ۔
”مذہب سے ٹکراؤ کے نتیجہ میں اب اسلام میں پھر خوش پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس میں ایسی روحانی ترقیات جنم سے رہی ہیں جو ممکن نہ تھیں۔ آئندہ جا کر عالمگیر مذہب اور دنیاوی کی بنیادیں بن جائیں۔“

قصیدیں

نوٹ :- وصیایا منظور سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر وہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۹۲ - میں صفحہ بیگم بیوہ مکرم مرزا محمد بیگ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پانچ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۴-۹-۶۰۴۲ ڈاک خانہ چھاؤنی ناڈ علی بیگ ضلع حیدرآباد ۵۰۰۰۳۳ صوبہ آندھرا پردیش بقائی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ فروری ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) لچھلا ٹاٹی ۹ ماشہ (۲) کرن بھول ۲ ماشہ جس کی قیمت مبلغ ۲۶۰ روپے سکہ ہندی ہے۔ اس کے علاوہ میرا اجیرہ ۵۰ روپے سکہ ہندی جو میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے پلہ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ آئندہ جو جائیداد بھی میری ملکیت میں آئے گی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ البتہ جو ماہانہ آئندہ بصورت وظیفہ ہوگی جس کا مکان ہے اس پر میں پلہ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

مناات انت السمیع العلیم۔ الامتہ صفحہ بیگم زویہ میرزا محمد بیگ صاحب مرحوم۔

گواہ شہد عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شہد میرزا شریف احمد ابن موسیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۸۹۳ - میں ظفر اللہ محمود احمد ولد مکرم محمد احمد حسین صاحب سعیدی توہم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے والدین چونکہ زندہ ہیں اس لئے میرا ہدیہ جائیداد کوئی نہیں ہے اور نہ ہی اب تک کوئی ذاتی جائیداد پیدا کر سکا ہوں۔ اس لئے میری منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اگر کسی وقت مجھے دفتر وقف جدید کی طرف سے مبلغ ۹۰ روپے ماہوار تنخواہ ملے گی۔ میں اپنی اس تنخواہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آمد کی کسی بھی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۲) میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے پلہ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

رہنا تقبل منا انتک انت السمیع العلیم۔ العبد ظفر اللہ محمود احمد سعید۔

گواہ شہد عبد الرحمن امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ گواہ شہد قمر شہید محمد شفیع عابد انسپکٹر تحریک جدید۔

وصیت نمبر ۱۳۸۹۴ - میں یونس احمد ولد یاقوت حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ فروری ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں سے میری وصیت کے تحت میری وصیت کے پلہ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت مجھے دفتر وکالت مان کا طرف سے ۶۵ روپے ماہوار الاونس مل رہا ہے جس کے علاوہ فی الحال میری کوئی آمد نہیں۔ اگر آمدیں کوئی کی جاتی ہوں تو میری ہشتی مقبرہ کو اطلاع دوں گا۔ میں اپنی آمد کے پلہ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس وصیت پعمل کرنے کی توفیق دے آمین۔ العبد یونس احمد بھاری۔

گواہ شہد قمر شہید محمد شفیع عابد انسپکٹر تحریک جدید۔ گواہ شہد فرید احمد کارکن دفتر وقف جدید۔

وصیت نمبر ۱۳۸۹۵ - میں بشیرہ بیگم بنت میرزا محمد بیگ صاحب قوم میرزا پیشہ اور خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چھاؤنی ناڈ علی بیگ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۳-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حیدرآباد ہے۔ نکلسن ٹاٹی ایک عدد ۸۰۰-۱۴ گرام قیمت ۳۸۵ روپے (۲) کڑے ٹاٹی ۲ عدد ۵۰-۱۴ گرام قیمت ۴۶۲ روپے (۳) جھکے ایک بڑی ٹاٹی ۵۰۰ گرام قیمت ۱۳۵ روپے (۵) زنجیر کھلے کی ۵ گرام قیمت ۱۳۵ روپے۔ تقریباً زیور ایک جوڑ پین ۴ تولہ قیمت ۲۰ روپے۔ تقریباً پین ایک جوڑ دوس تولہ قیمت ۲۵ روپے میزان کھلی ۱۳۰۳ روپے اس میں جائیداد کے پلہ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ یا غیر منقولہ آئندہ جو بھی میری جائیداد کوئی ہوگی تو اس کی اطلاع سیکرٹری صاحب ہشتی مقبرہ کو کر دوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ بشیرہ بیگم۔

گواہ شہد عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شہد میرزا شریف احمدی بیگ چھاؤنی ناڈ علی بیگ۔

وصیت نمبر ۱۳۸۹۶ - میں مظفر اقبال جمیل ولد چوہدری منظور احمد صاحب جمیلہ قوم۔ ہندی پیشہ ملازمت عمر انجمن احمدیہ عمر تاریخ پیدائش ۱۲-۱۲-۱۹۰۷ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی کارکنیت پر ہے۔ اس وقت مجھے ۹۰ روپے ماہوار ملنے ہیں جس کے میں پلہ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ اگر کوئی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ پیدا کروں تو میں اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دینے کا پابند ہوں گا۔ اور خاکسار کی وفات پر جو جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

رہنا تقبل منا انتک انت السمیع العلیم۔ العبد مظفر اقبال جمیلہ۔

گواہ شہد فیض احمد گجراتی درویش قادیان۔ گواہ شہد مرزا منظور احمد درویش قادیان۔

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے بیاسٹیویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸/۱۹/۲۰ فرغ ۱۳۵۲ ہجری بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۴۲ء مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ اجاب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا اجاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نظام وصیت

خوش قسمت ہیں وہ اجاب جماعت اور ستورات جو وصیت کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ "نظام وصیت" سے منسلک ہو جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں کہ دسواں حصہ کُل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر ہر لگا جیتے ہیں۔۔۔۔۔ اس کام میں سبقت دکھانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی"

اللہ تعالیٰ جملہ اجاب جماعت کو جلد از جلد اس بابرکت نظام میں شامل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کاروبار کے لئے اپنے شہرت کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا تو وہ پُرزہ تیار ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھنے یا فون یا سٹیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ترک پیمٹوں سے بچنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہلکے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں:-

آلو پمپرز ۱۶ میٹنگولین سنگلٹن

Auto Traders 16 Mangoe Lane CALCUTTA-1
23-1652 }
23-1222 } قون نمبرز

تلاکاپت Autocentre }
23-1222 }

گروہ لیڈر اور بہترین کوالٹی ہوائی جہاز اور ہوائی ٹیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

AZAD Trading Corporation
58/1 Phears Lane Calcutta-12.

The Weekly **BADR** Qadian

Tahreek-e-Jadeed Number

Vol. 22

4th October 1973

No. 40

تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام

ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

”یاد رکھو! یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔“

پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ پڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عورت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مفسیوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلنا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرنا رہے گا۔“

پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے.....

تحریک جدید میں احلام سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔“